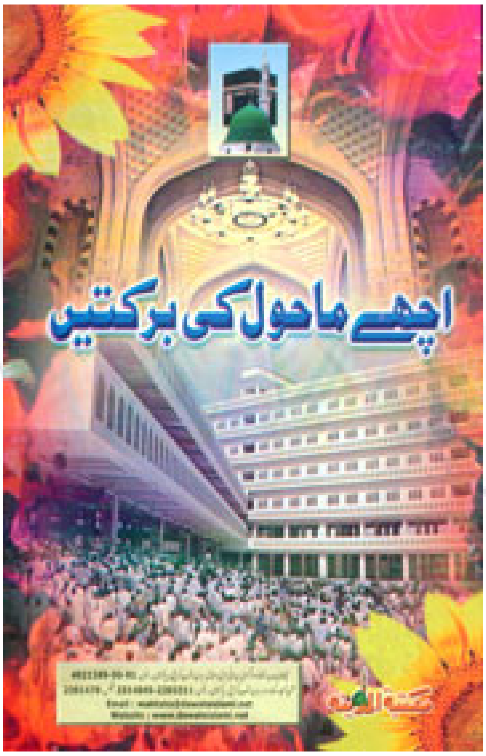
دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net



دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net

”اچھے ماحول کی برکتیں“ کے 16 حروف کی نسبت سے
اس کتاب کو پڑھنے کی 16 نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ

یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...... رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔

2...... حتَّی الوَسع اِس کا باوُضُو اور

3...... قبلہ رو مطالعہ کروں گا۔

4...... قرآنی آیات اور

5...... احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔

6...... جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور

7...... جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔

8...... دعوتِ اسلامی والوں کی صحبت اختیار کروں گا۔

9...... اس روایت ”عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء، رقم ۱۰۷۵۰، ج ۷، ص ۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لُوٹوں گا۔

10...... (اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

11...... (اپنے ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

12...... دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

13...... اس حدیثِ پاک ”تَهَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔“ (مؤطا امام مالک، ج ۲، ص ۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔

14...... جس بات کو سمجھنے میں دشواری ہوگی اس کو بار بار پڑھوں گا۔

15...... کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

16...... اس کتاب کے مُطالعہ کا ثواب ساری اُمّت کو اِیصال کروں گا۔

دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علاّمہ

مولانا ابو بلال محمد الیاس عطارؔ قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلٰیحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب

(۵) شعبۂ تخریج (۶) شعبۂ تراجمِ کتب

''**ا لمدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلٰیحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**الـمدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

پیش لفظ

اچھے ماحول کی افادیت واہمیت اور برے ماحول کی شناعت وقباحت ہر ذی شعور پر واضح ہے،لیکن بدقسمتی سے فی زمانہ اچھے ماحول کو پہچان کر اسے اختیار کرنے اور برے ماحول کو جان کر اس سے بچنے کی طرف ہماری بالکل توجہ نہیں، بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اچھے ماحول کی معرفت ہی کا فقدان ہے،اور جب معرفت نہ ہوگی تو اچھے ماحول سے استفادہ اور برے ماحول سے اجتناب کیونکر ہو سکے گا۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اچھے، برے ماحول کی پہچان سے متعلق معلومات حاصل کریں اور ان معلومات کی روشنی میں خود کو برے ماحول سے بچائیں اور اچھے ماحول سے منسلک ہو جائیں تاکہ اس کی برکات سے مستفیض ہو سکیں۔

زیرِ نظر کتاب ''اچھے ماحول کی برکتیں'' میں آیات واحادیث اور روایات کی روشنی میں اچھے، برے ماحول کی پہچان اور اس کے فوائد ونقصانات کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔اس مختصر کتاب کا توجہ کے ساتھ مطالعہ ہر مسلمان کے لیے بہت مفید ہے۔

اس افادیت کے پیشِ نظر "مجلس المدینۃ العلمیۃ "(دعوتِ اسلامی) نے اس کتاب کو نئے انداز سے شائع کرنے کا ارادہ کیا اور درج ذیل امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر کام کیا اور یوں اس کتاب کی اہمیت اور فزوں ہوگئی۔

☆ جدید انداز پر کمپوزنگ

☆ علامات ترقیم کا اہتمام

☆ حتی المقدور حوالوں کی تخریج

☆ مکرر پروف ریڈنگ

☆ قرآنی آیات کا ترجمہ کنزالایمان سے،اور

☆ ماخذ ومراجع کی فہرست۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ بے کس پناہ میں التجاء ہے کہ ان تمام امور کو ممکن بنانے میں " مجلس المدینۃ العلمیۃ " کے علمائے کرام دامت فیوضہم کی کوششوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور انہیں دین ودنیا کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔

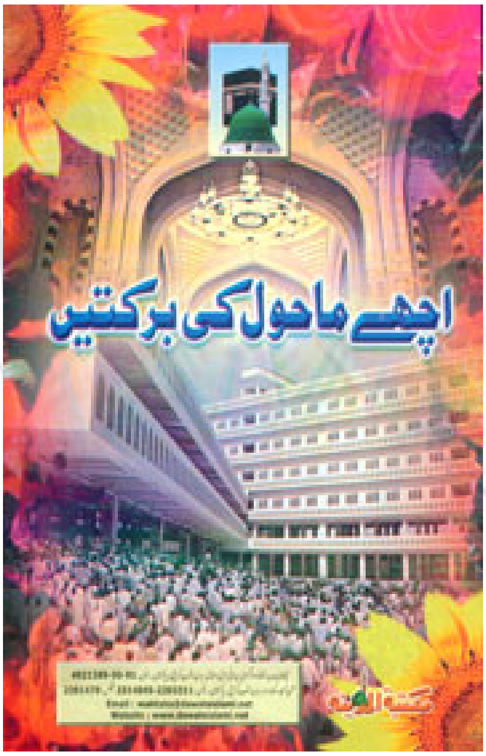
امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم

شعبہ تخریج مجلس المدینۃ العلمیۃ

تنبیہ: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net



دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ماحول کی افادیّت و اہمیّت پر عقلی مثالیں

میں نے عالم تصوّرات وتخیلات میں پرواز کی ایک مقام پر چند آباد گھر دیکھے، استفسار کیا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک گاؤں ہے پھر دوسرے مقام پر کچھ زیادہ مکانات دیکھے، پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ قصبہ ہے پھر ایک جگہ کثیر مکانات دیکھے معلوم کیا تو خبر دی گئی کہ یہ شہر ہے پھر ایک وسیع وعریض خطّہ دیکھا جس پر مکانات ہی مکانات تھے جب معلوم کیا گیا تو بتایا گیا کہ یہ ایک ملک ہے اس کے بعد ایک طویل پرواز کی تو ایسا محسوس ہوا کہ کوئی حد معلوم نہ ہوگی تھک ہار کر پوچھا کہ جو کچھ دیکھا گیا ہے اس کے متعلق بتایئے آگاہ کیا گیا کہ یہ دنیا ہے۔

اب میری عقل سوچنے لگی کہ جو گاؤں ہے اس میں مکانات ہیں اور ان میں انسان رہتے ہیں جو قصبہ ہے اس میں بھی مکانات ہیں اور انسان رہتے ہیں، یونہی شہر ہو، ملک ہو یا دنیا ہر ایک میں مکانات ہیں اور انسان ہی تو رہتے ہیں، پھر ان کے نام الگ الگ کیوں؟

اچانک عقل کے زیرک حصّہ سے صدا بلند ہوئی کہ یہ تو بڑی واضح بات ہے کہ زمین کے ان خطّوں کے نام جدا جدا کیوں ہیں بات یہ ہے کہ جہاں مکانات تھوڑے تھے، وہ گاؤں کہلایا جب ماحول بڑھا، لوگ ایک دوسرے کے قریب زیادہ ہونے لگے تو قصبہ کی بنیاد پڑی، پھر ماحول وسیع تر ہونے لگا آبادی میں اضافے کے سبب مکانات ایک دوسرے کے ساتھ بننے لگے، تو پھر ہر سو آشکارا ہوا کہ یہ شہر ہے اور جب یہی ماحول بڑھتے بڑھتے وسیع سے وسیع تر ہو گیا اور ماحول کے مطابق انتظامات ہونے لگے تو اس ماحول کی وسعت کے پیشِ نظر اس کا نام ملک ہو گیا اور جب ایک ایسا ماحول وقوع پذیر ہوا جس کی وسعت وکشادگی اور طول وعرض کی کیفیت ایسی ہوئی کہ نہ اس کی ابتداء معلوم نہ انتہا اور یہ ایک ایسا عظیم ماحول ہوا جس میں گاؤں وقصبہ، شہر وملک سب ضم ہو گئے تو اسے دنیا کہا جانے لگا۔

یہ صدائے بازگشت جب میری سماعت سے ٹکرا کر خاموش ہوئی تو میری فکر میری سوچ اس راہ پر گامزن ہوئی کہ جیسے جیسے یہ مادّی ماحول وتعلقات بڑھتے رہتے ہیں ان کی ترقی ہوتی رہتی ہے، ان کے نام بدلتے رہتے ہیں، کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ ایک پانی کا دھارا ہوتا ہے، دیکھنے والے اُسے پرنالہ کہتے ہیں، جب چند پرنالے مجتمع ہو جاتے ہیں تو دیکھنے والے اسے نالہ کہتے ہیں، یوں ہی جب چند نالے اکٹھے ہو جاتے ہیں تو ناظرین اسے ندی کے نام سے موسوم کرتے ہیں، اور یہی پہاڑوں سے نکلنے والی ندیاں جب باہم مل جاتی ہیں تو اس کا نام دریا رکھ دیا جاتا ہے اور جب مختلف دریا کسی مقام پر آملتے ہیں تو اسے سمندر کہا جاتا ہے، پس معلوم ہوا کہ سمندر وہ ہے جس میں پرنالے بھی ہیں، نالے ندیاں بھی ہیں اور دریا بھی۔ پھر کون نہیں جانتا کہ پرنالہ ہو یا ندی، دریا ہو یا سمندر ہر ایک میں پانی ہی تو ہے مگر نام جدا جدا ہیں! کیوں؟ اس لئے کہ جیسے جیسے پانی کا اجتماع کثیر سے کثیر تر ہوتا گیا تو نام بھی بدلتے گئے۔

اب ہم نے جب اپنی سوچ وفکر کا دھارا ترتیب کی بجائے تکمیل کی طرف موڑا تو یہ بات آشکارا ہوئی کہ ماحول گاؤں کا ہو یا قصبہ کا ملک کا ہو یا دنیا کا جب تک اس ماحول کی بنیاد اخلاص پر مبنی نہ ہوگی، اور اس ماحول سے وابستہ افراد اپنے اپنے

منصب وفریضہ کو نہیں سمجھیں گے اپنے مابین متعین کردہ حقوق وفرائض کی ادائیگی میں مخلص نہ ہوں گے، اس وقت تک ماحول پُرسکون نہ ہوسکے گا۔ لازمی بات ہے کہ جب ماحول پرسکون نہ ہوگا تو اس ماحول میں رہنے والے افراد کس طرح چین و امن کا سانس لے سکتے ہیں، لہٰذا ماحول کی بقاء کے لئے اخلاص کا ہونا ضروری ہے۔

ایسے ہی جب ہم رُوحانی ماحول وتعلقات کو ترتیب دیں اور اس کو وسیع کرنے کی کوشش کریں، تو یہ روحانی ماحول بزم سے انجمن، انجمن سے علاقائی تحریک اور پھر ضلعی وملکی تحریک سے بڑھتے بڑھتے عالمگیر تحریک بن جائے گا۔ یہاں پر بھی اس روحانی ماحول کی تکمیل وبقاء کے لئے اسے کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے اور روحانی ماحول کی اس تحریک کو عالمگیر بنانے کے لئے مخلص ہونا ضروری ہے، یہ اخلاص اپنی ذات کے لئے بھی ہو اور تحریک کے لئے بھی، کیونکہ جب تک کسی تحریک سے وابستہ افراد اس تحریک کے اصولوں کے ساتھ مخلص نہ ہوں گے، اس وقت تک وہ تحریک پایۂ تکمیل سے ہمکنار نہیں ہوسکتی اور ماحول کی برکتیں وسعادتیں جب ہی حاصل ہوسکتی ہیں جب اس ماحول سے وابستہ تمام افراد کامل و اکمل طور پر مخلص ہوں۔ ایثار وقربانی کا جذبہ رکھتے ہوں۔ اس لئے کہ اخلاص ایک ایسی دولتِ سرمدی ہے جس کے ذریعے سے زنگ آلود دل کھنچ کر قریب آجاتے ہیں یہی نہیں بلکہ پھر وہی دل جو پہلے زنگ آلود تھے اخلاص سے معمور ماحول سے ایسی جلا پاتے ہیں کہ دوسرے زنگ آلود دلوں کو ماحول سے قریب کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں، یونہی اس روحانی تحریک سے وابستہ افراد کا باہم شیر وشکر ہونا بھی بہت ضروری ہے تاکہ وہ ماحول جس کی توسیع وتدریج کے لئے جدوجہد کی جارہی ہے وہ کسی بھی قسم کے نقصان وخسارہ کا شکار نہ ہوسکے، لہٰذا تحریک کو نقصان وخسارہ سے بچانے کے لئے اس تحریک سے وابستہ افراد کا آپس میں متحد ومتفق ہونا نہایت ہی ضروری ہے تاکہ اس آپس کے اتحاد کے نتیجہ میں ایک عظیم قوت معرض وجود میں آسکے کیونکہ اتحاد ایک عظیم قوت ہے عربی میں محاورہ ہے۔

" اَلِاتِّحَادُقُوَّۃٌ عَظِیْمَۃٌ " یعنی اتحاد قوتِ عظیمہ ہے کیا آپ نے موٹے موٹے رسّوں کی طرف غور نہیں کیا، جو نرم و نازک دھاگوں کے اتحاد کا نتیجہ ہوتے ہیں اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ایک دھاگہ جس کی ناتوانی اور کمزوری کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ایک چھوٹا سا بچہ بھی اُسے باآسانی توڑ دیتا ہے، مگر یہی ناتواں اور کمزور دھاگے جب آپس میں اتحاد کرتے ہیں، ملے رہتے ہیں تو ایک رسّہ کی صورت اختیار کرلیتے ہیں، جو بڑے بڑے بحری جہازوں کو ساحلِ سمندر پر قائم کردیتا ہے۔

ماحول جتنا وسیع ہوگا اس کے اتنے ہی زیادہ منافع ہوں گے اور اس وسیع ماحول کی قوت بہت ہی مستحکم ہوگی۔ حالانکہ ماحول چھوٹا ہو یا بڑا ہر ایک انسانی افراد ہی پر مشتمل ہوتا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ پرنالہ ہو یا ندی، دریا ہو یا سمندر ہر ایک میں پانی ہی تو ہے پھر اس بات کو کون نہیں جانتا کہ سمندر کے منافع بے شمار ہیں۔

اسی طرح کام ہر کوئی دین کا کرتا ہے، کوئی بزم بنا کر، کوئی انجمن بنا کر مگر اُس کی شان وعظمت بہت ہی نرالی ہے جو عالمگیر دینی وروحانی تحریک ہو، کیونکہ اس میں اجتماعیت اور اتحاد کا عنصر زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے منافع وفوائد بے شمار ہیں اس کی ہیبت اور جاہ وجلالت سے دشمنانِ اسلام لرزہ براندام رہتے ہیں، باطل قوتوں کو اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے حق

www.dawateislami.net

کے سمندر سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اگر بات اب بھی سمجھ نہیں آئی تو یوں سمجھئے کہ آپ سمندر سے ایک قطرہ نکال کر ہتھیلی پر رکھ لیں اور کسی سے پوچھیں یہ کیا ہے؟ جواب ملے گا کہ یہ قطرہ ہے۔ پھر اس قطرہ کو سمندر میں ڈال دیں پھر پوچھیں یہ کیا ہے؟ تو جواب ملے گا کہ یہ سمندر ہے۔ جواب مختلف کیوں ہوا؟ اس لئے کہ قطرہ جب سمندر سے جدا تھا تو محض قطرہ تھا، سورج کی تپش وحرارت اور ہوا کے جھکڑوں کے رحم وکرم پر اس کا وجود تھا۔ مگر جب وہ سمندر سے مل گیا تو پھر قطرہ قطرہ نہ رہا سمندر ہو گیا، اب اسے سورج کی حرارت خشک نہیں کرسکتی۔ اب اسے ہوا کے جھکڑ پھیلا نہیں سکتے تو پھر یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ہم ایسے ماحول سے وابستہ ہو جائیں کہ جس کے ساتھ وابستہ ہونے سے قطرہ سمندر بن جائے جس کی برکتیں ایسی لازوال اور بے مثال ہوں کہ جس کے ساتھ وابستہ ہونے سے ضلالت وگمراہی کے جھکڑ اور باطل ولادینی قوتوں کی تپش سے امان مل جائے۔ اگر غور کریں تو عقل اس طرف بھی رہنمائی کرتی ہے کہ ہم ایسے بلند و بالا پہاڑ کو دیکھیں جس کی چوٹی آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔ تو ہر عقلمند اس کی طرف دیکھتے ہی کہے گا کتنا بلند و بالا پہاڑ ہے مگر جب ہم اس پہاڑ سے ایک ذرّہ مٹی کا ہتھیلی پر رکھ کر اسی عقلمند سے پوچھیں کہ بتاؤ یہ کیا ہے؟ تو جواب ملے گا کہ یہ مٹی کا ذرہ ہے۔ جناب یہ ذرہ کیسے ہو گیا۔ ابھی تو پہاڑ تھا۔ ظاہر ہے جواب یہی ہوگا کہ پہلے یہ پہاڑ سے ملا ہوا تھا اس لئے یہ بھی پہاڑ تھا۔ جب اس سے جدا ہوا تو ذرۂ ناچیز کہلایا پس معلوم ہوا کہ کسی عالمگیر روحانی ماحول سے جدا ہونا اپنے آپ کو گھٹانا ہے جبکہ اس ماحول سے وابستہ رہنا اپنے آپ کو بڑھانا ہے پھر بھی ہم اگر اس ماحول سے دور بھاگیں تو یہ سراسر نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟

آیئے ہم سب دعوتِ اسلامی کے ماحول کو وسیع سے وسیع تر بنانے کے لئے انتھک کوشش کریں کہ یہ ایک نیکیوں کا عالمگیر رُوحانی ماحول ہے اور اس نیکیوں کے ماحول کو مخلصانہ طور پر وسیع کرنا دونوں جہاں کی کامیابی و کامرانی ہے اس کے برعکس نیکیوں کے ماحول سے الگ تھلگ ہو جانا خسارے کا سبب ہے، عقلمند کے لئے اتنا ہی اشارہ کافی ہے کہ جب تک پتا درخت سے تعلق قائم رکھتا ہے سرسبز وشاداب رہتا ہے جونہی پتا درخت سے تعلق ختم کرتا ہے تو درخت کے ماحول سے دور ہو جاتا ہے پھر اس کی تمام سرسبزی وشادابی دور ہو جاتی ہے بلکہ پاؤں کے نیچے روندا جاتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض ہے کہ وہ اپنے محبوب، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے تمام مسلمانوں کو دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ ماحول سے مخلصانہ طور پر وابستہ ہونے کی اور اسے وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے بھرپور سعی کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العلمین بجاہ سید المرسلین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین.

اچھے ماحول سے وابستہ ہونا باعثِ منفعت اور عین سعادت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! کیا آپ نے نہیں دیکھا، مکھی دو طرح کی ہے ایک وہ جسے ہم شہد کی مکھی کے نام سے موسوم کرتے ہیں یہ مکھی اچھے ماحول کو اپناتی ہے، ہر عقل سلیم رکھنے والا شخص جانتا ہے کہ شہد کی مکھیاں چمنستان میں پھولوں کے ساتھ قرب حاصل کرتی ہیں اور انکے پھولوں کے ماحول سے وابستہ ہونے ہی کے نتیجے میں شہد پیدا ہوتا ہے جس کے منافع بے شمار ہیں،

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ط

(پ۱۴، النحل:۶۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگ نکلتی ہے جس میں لوگوں کی تندرستی ہے۔

ظاہر ہے یہ اچھے ماحول ہی کی ضوفشانیاں ہیں تو معلوم ہوا کہ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے والے افراد جہاں خود قابلِ تعریف ہوتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کے لئے بھی باعثِ منفعت ہوتے ہیں، اور جو اسلامی بھائی جس قدر اپنے دوسرے اسلامی بھائیوں کے لئے نفع بخش ہوگا اسی قدر اس کے مراتب ودرجات بلند ہوتے جائیں گے۔ حدیث پاک میں وارد ہے۔

خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ وَشَرُّ النَّاسِ مَنْ يَّضُرُّ النَّاسَ

(کشف الخفا، حرف الخاء المعجمۃ، الحدیث:۱۲۵۲، ج۱، ص ۳۴۸۔ مکاشفۃ القلوب، باب الخامس عشر فی الامر بالمعروف۔۔۔ الخ، ص ۴۸)

ترجمہ: ''لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع دے اور لوگوں میں بدتر وہ ہے جو لوگوں کو تکلیف دے۔''

پیارے اسلامی بھائیو! اچھے ماحول سے اچھی صُحبت میسر ہوتی ہے۔ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے کیونکہ اچھا ماحول اچھی صحبت فراہم کرتا ہے اور کون نہیں جانتا کہ اچھی صحبت کے ثمرات و برکات نہایت ہی مفید ہوتے ہیں۔

علامہ جلال الدین رُومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

صُحبت صالح ترا صالح کُند | صُحبتِ طالح ترا طالح کُند

یعنی اچھوں کی صُحبت تجھے اچھا بنادے گی اور بُروں کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی۔

حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گلستانِ سعدی میں فرماتے ہیں:

گِلے خوشبوئے در حمام روزے | رسید از دستِ محبوب بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری | کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بُودم | ولیکن مُدّتے با گل نشِستم

(گلستان سَعدی ص۶)

یعنی ایک روز خوشبو والی مٹی حمام میں مجھے ایک دوست کے ہاتھوں سے ملی میں نے اس مٹی سے کہا کہ تو مُشک ہے یا عنبر! کہ تیری دلکش خوشبو نے مجھے مست و بےخود کردیا ہے (یہ سن کر مٹی نے کہا) میں تو حقیر مٹی تھی لیکن ایک مُدّت تک میں پھولوں کی صحبت میں رہی پس ہمنشیں کے جمال نے مجھ میں اثر کیا (کہ میں خوشبودار ہوگئی) ورنہ میں تو وہی خاک و مٹی

www.dawateislami.net

ہوں جو پہلے تھی۔
اچھے ماحول کی ہمنشینی بہت ہی مُفید اور سرمایہ سرمدی ہے اگر چہ مختصر ہی کیوں نہ ہو مگر پھر بھی بے سُود و بیکار نہیں، تو بھلا وہ خوش نصیب جو نیکیوں کے ماحول میں ضم ہو جائے کس طرح محروم رہ سکتا ہے۔

ذکر اللہ عزوجل کی مجلس میں شرکت کی فضیلت

صحیح مسلم شریف کی ایک طویل حدیثِ مبارک ہے جس میں ان خوش نصیبوں کے لئے مژدۂ جانفزا ہے جو ذکر اللہ کے لئے حلقہ بناتے ہیں اور مجتمع ہو کر اپنے معبودِ برحق کا ذکر کرتے ہیں اس حدیث مبارک کے آخر میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: فَيَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ: فَيَقُوْلُ وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ. (صحیح مسلم، کتاب الذکر...الخ، باب فضل مجالس الذکر، الحدیث ۲۶۸۹، ص ۱۴۴۴) ترجمہ: بس فرشتے (بارگاہِ اُلوہیت میں) عرض کرتے ہیں، اے رب عزوجل! ان میں فلاں بندہ بڑا گناہ گار تھا، وہ تو ان (یعنی ذکر کرنے والوں) پر گزرتے ہوئے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے بھی بخش دیا۔ وہ (ذکر کرنے والی) ایسی قوم ہے کہ جن کا ہمنشیں بھی بدنصیب نہیں ہوتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! رحمتِ خداوندی لامحدود ہے اور اس کی رحمت سے کوئی فرد خارج نہیں بلکہ ہر ایک کو اس کی رحمت محیط ہے اور یہی عقیدہ اسلام نے مسلمانوں کو دیا ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم ہر حال میں رحمت خداوندی کے طلب گار رہیں اور اسی سلسلے میں ہمہ وقت سعی کرتے رہیں۔ مخبرِ صادق نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ہمیں خبر دی کہ وہ گناہ گار شخص جس نے ذاکرین کے ساتھ تھوڑی سی ہمنشینی وصحبت اختیار کی تو باری تعالیٰ نے اس کی بخشش فرما دی۔
ایک حدیث شریف میں ہے حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس چیز کی اصل پر رہبری نہ کروں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی پالو (پس وہ اصل چیز یہ ہے کہ) تم ذکر کرنے والوں کی مجلس اختیار کرو...الخ
(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ...الخ فصل فی المصافحۃ...الخ، الحدیث ۹۰۲۴، ج ۶، ص ۴۹۲)

درس: اس حدیث پاک کے تحت حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجلس سے مراد علمائے دین و اولیائے کاملین، صالحین وواصلین کی مجلسیں ہیں، کیونکہ یہ مجلسیں جنت کے باغات ہیں۔ جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے یہ مجلسیں خواہ مدرسے ہوں یا درس قرآن وحدیث کی مجلسیں یا حضرات صُوفیائے کرام کی محفلیں، یہ فرمان بہت جامع ہے۔ جس مجلس میں اللہ کا خوف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا عشق اور اطاعتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا شوق پیدا ہو وہ مجلس اکسیر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۶، ص ۶۰۳ تا ۶۰۴)

اچھے اور برے دوست کی صحبت کی مثال

پیارے اسلامی بھائیو! اچھے ماحول کی برکتیں اور اس کے نتائج جاننے کے لئے اس مثال پر غور و فکر کیجئے کہ ایک شخص عطر

فروش کی دکان پر پہنچے اگر عطر نہیں بھی خریدتا مگر پھر بھی عطر کی دل آویز خوشبو تو ضرور پائے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کی ناک ہی بند ہو کہ خوشبو محسوس ہی نہ ہو تو اس میں اس کا اپنا قصور ہے، ورنہ عطر نہ خریدنے پر بھی وہ شخص خوشبو سے محروم نہ ہوگا۔ جب کہ عطر خریدنے والا تو خوشبوؤں سے معطر و معنبر ہو جائے گا جب کہ وہ خوشبو خریدنے کے بعد اس کا استعمال بھی کرے۔

اسی طرح ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھے برے ساتھی کی مثال مُشک کے اٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مشک (ایک بہترین خوشبو کا نام) اٹھانے والا یا تو تجھے ویسے ہی دے گا یا تو اس سے کچھ خرید لے گا۔ اور یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب مجالسۃ ... الخ، الحدیث ۲۶۲۸، ص۱۴۱۴)

پیارے اسلامی بھائیو! یونہی اچھے ساتھی اور اچھے ماحول سے وابستہ ہونے والا نیکیوں کے ماحول میں اپنے آپ کو وابستہ کرنے والا جب پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری پیاری سنتوں اور تعلیمات کو اپنے دامن میں سمیٹ لے اور ان پر عاملِ صادق ہو جائے تو اس کے ظاہر و باطن کا معطر و معنبر ہو جانا باعث حیرانی نہیں ہے۔ بلکہ اس کی عظمت و شان تو اس قدر بلند و بالا ہو جاتی ہے کہ بعد مرگ اس کے مدفن کی مٹی بھی معطر ہو جاتی ہے۔

قبر کی مٹی سے مشک کی خوشبو مہک اٹھی

حضرت ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (سنہ ولادت ۱۹۴ھ، سن وفات ۲۵۶ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب قبر میں رکھا گیا تو فوراً قبر شریف سے مُشک کی خوشبو مہکنے لگی۔ قبر کا ذرہ ذرہ مشک بن گیا۔ لوگ زیارت کے لئے آتے اور خاکِ قبر کو بطورِ تبرک لے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ قبر میں غار پڑ گیا۔ (بایں خوف کہ لوگ اسی طرح مٹی لے جاتے رہے تو تھوڑے عرصے میں قبر ناپید ہو جائے گی) اس کے چاروں طرف لکڑی کا جنگلا لگا دیا گیا لیکن زائرین جنگلے سے باہر کی خاک لے جانے لگے تو اس میں بھی خوشبو پاتے تھے۔ مدت ہائے دراز تک یہ خوشبو مہکتی رہی۔ (صحیح البخاری، مقدمہ، ج ۱، ص ۳)

اسی طرح مصنف دلائل الخیرات شریف حضرت علامہ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۸۷۰ھ) کو ستتر سال کے بعد جب سرزمین ''سوس'' سے نکال کر ''مراکش'' کی سرزمین میں دفن کیا گیا، تو لوگوں نے بچشم خود دیکھا کہ آپ کا کفن صحیح و سالم اور بدن تر و تازہ تھا۔ اور جب آپ کو پہلے مدفن سے نکالا گیا۔ تو فضاء معطر ہو گئی آج بھی آپ کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ (مطالع المسرات، ص ۴)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ سب اچھے اور نیکیوں کے ماحول سے وابستگی کا نتیجہ تھا ایک اچھا اور پاکیزہ ماحول جہاں ذکر الٰہی اور ذکرِ مصطفائی کا موقع فراہم کرتا ہے، وہاں فرمودات رب العالمین عزوجل اور فرمودات رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سننے لکھنے اور پڑھنے کا ذریعہ بھی بنتا ہے، اور ماحول کی برکتوں کے سبب ان پر عمل پیرا ہونے کا ایک ولولہ

اور جذبہ بیدار رہتا ہے۔ چنانچہ کوئی فرد اس حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتا کہ عمل کرنے کا وہ اعلیٰ جذبہ جو ایک پاکیزہ ماحول کی صحبت سے ملتا ہے وہ دوسری طرح ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن خدائے رحمٰن عزوجل کی دائیں جانب (اس میں فضیلت کا ذکر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جہت وسمت سے پاک ہے) کچھ ایسے لوگ ہونگے جو نہ انبیاء ہونگے نہ شہداء ان کے چہروں کا نُور دیکھنے والوں کی نگاہوں کو خیرہ کرتا ہوگا۔ انبیاء وشہداء ان کے مقام اور قربِ الٰہی عزوجل کو دیکھ کر اظہار مسرت فرمائیں گے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ کون (خوش نصیب) ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ مختلف قبائل اور بستیوں کے لوگ ہوں گے (جو دنیا میں) اللہ عزوجل کی یاد کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اس طرح چنتے تھے جس طرح کھجور کا کھانے والا بہترین کھجوروں کو چنتا ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی حضور۔۔الخ، الحدیث: ۲۳۳۴، ج۲، ص۲۵۲)

پیارے اسلامی بھائیو! فرموداتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھنے کے بعد اچھے ماحول سے گریز کرنا انتہا درجہ کی نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟

صوفیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم فرماتے ہیں کہ نیک صحبت ساری عبادات سے افضل ہے، دیکھو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سارے جہاں کے اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے افضل ہیں کیوں؟ اس لئے کہ وہ صحبت یافتہ جنابِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۳، ص۳۱۲)

فائدہ: دعوتِ اسلامی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا روح پرور ماحول عبادات ومعاملات کی نگہداشت اور سنتوں کی محافظت کا جذبہ لئے ہوئے سوئے مدینہ رواں دواں ہے لہٰذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا سعادت دارین ہے۔

نیک اور پاکیزہ ماحول کی بناء وبنیاد اور اس کی فضیلت

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۰۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بےشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

درس: ہمیں اس صُحبت اور ماحول سے وابستہ ہونا چاہئے جس کی بناو بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہو جس کا مقصد رضائے الٰہی عزوجل ہو، تاکہ ہوائے نفسی اور جملہ برائیاں دور ہوں۔

اللہ عزوجل کے لیے دوستی کی فضیلت

تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِّنْ يَّاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِّنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ تُضِيْءُ كَمَا يُضِيْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَّسْكُنُهَا قَالَ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ.

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ... الخ، فصل فی المصافحۃ... الخ، الحدیث: ۹۰۰۲، ج ۶، ص ۴۸۷)

ترجمہ: بلاشبہ جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن پر زبرجد کے بالاخانے ہیں ان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں وہ ایسے چمکتے ہیں جیسے بہت روشن ستارہ چمکتا ہے صحابہ علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان بالاخانوں میں کون (خوش نصیب) رہیں گے؟ ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے آپس میں بیٹھتے ہیں، اور جو اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے تھے، آج میں انہیں اپنے سائے (یعنی سایہ رحمت) میں جگہ دوں گا، جب کہ میرے سائے کے سوا آج کوئی سایہ نہیں ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب البر... الخ، باب فی فضل الحب فی اللہ، الحدیث ۲۵۶۶، ص ۱۳۸۸)

انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر دو شخص اللہ عزوجل کی راہ میں محبت کریں ان میں سے ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہو تو اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن جمع فرمائے گا۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربۃ... الخ، فصل فی المصافحۃ... الخ، الحدیث ۹۰۲۲، ج ۶، ص ۴۹۲)

ایک صوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گرد فقراء کی ایک جماعت ہے، وہ اسی حال میں تھے کہ دو فرشتے آسمان سے اترے ایک کے ہاتھ میں طشت تھا اور دوسرے کے ہاتھ میں لوٹا۔ طشت والے فرشتے نے طشت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہاتھ دھوئے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حکم پر فقراء نے بھی ہاتھ دھوئے اس کے بعد طشت میرے (یعنی خواب دیکھنے والے صوفی کے) سامنے رکھا گیا تو ایک فرشتے نے دوسرے فرشتے سے کہا کہ اس کے ہاتھ پر پانی نہ ڈالو کیونکہ یہ ان حضرات میں سے نہیں ہے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے یہ مروی نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ. ترجمہ: انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب البر... الخ، باب المرء مع من احب، الحدیث: ۲۶۴۰، ص ۱۴۲۰)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں! میں نے عرض کی کہ میں بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اوران فقراء سے محبت رکھتا ہوں اس پرآپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے ہاتھ پر بھی پانی ڈالو کیونکہ یہ ان ہی میں سے ہے۔ (الرسالۃ القشیریۃ، رؤیا القوم، ص ۴۲۱)

پیارے اسلامی بھائیو! ایسا ماحول بنانا چاہیے جس میں تمامی شرکاء کا اٹھنا بیٹھنا آپس میں ملاقات کرنا اورایک دوسرے سے محبت رکھنا فقط اللہ عزوجل کی رضا وخوشنودی کے لئے ہو اور جس میں افضلیت وبرتری کی بنیاد کسی کے حسن وجمال، کسی کی دولت وثروت اور کسی کے حسب نسب پر نہ ہو بلکہ زہد وتقویٰ پر قائم ہو۔

ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ	ترجمۂ کنزالایمان: اوردور نہ کرو
بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ	انہیں جو اپنے رب کو پکارتے
وَجْهَهٗ ط	ہیں صبح اور شام اس کی
(پ ۷، الانعام: ۵۲)	رضا چاہتے۔

درس : کفار کی ایک جماعت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں آئی توانہوں نے دیکھا کہ آپ کے گرد غریب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت حاضر ہے جوادنیٰ درجہ کا لباس پہنے ہوئے ہے یہ دیکھ کروہ کہنے لگے کہ ہمیں ان کے پاس بیٹھنے سے شرم آتی ہے اگر آپ انہیں اپنی مجلس سے نکال دیں تو ہم آپ پرایمان لے آئیں گے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے منظور نہ فرمایا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیرخزائن العرفان، ص ۲۴۰)

معلوم ہوا کہ اچھا ماحول محبین ومخلصین سے بنتا ہے نہ کہ مغرورین ومتکبرین سے لہذا اچھے ماحول کی بقاء کے لئے ایسے افراد کوجوظاہری شان وشوکت تو رکھتے ہوں مگر ان کا باطن غلاظت سے لبریز ہو توان کے گھناؤنے وجود سے ماحول کو پاک وصاف رکھنا ضروری ہے کیونکہ ان کی مثال ایک ایسے بیت الخلاء کی مانند ہے جس کی دیواریں تو نہایت ہی صاف وشفاف ہوں مگر اندر غلاظت کا ڈھیر ہو، ظاہر ہے ایسی جگہ سے صاف وشفاف ہونے کے باوجود گندگی اور بدبو ہی پھیلے گی اوران کے مقابلہ میں وہ لوگ جوظاہری شان وشوکت تونہیں رکھتے مگر ان کے قلوب جذبہ اخلاص وایثار سے مزین ہوتے ہیں ان کو ماحول میں داخل کرنا بہت مفید اوران کو نظر انداز کردینا نہایت ہی مضر اور نقصان دہ ہے۔

بُرے ماحول سے بچو کہ وہ بُری صحبت کا باعث ہے جو موجب ہلاکت ہے

بُرے ماحول کواپنانے والے افراد اپنی عزت ووقار اور حیثیت کوکھودیتے ہیں، اس کی مثال یوں سمجھیں کہ وہ مکھی کی دوسری قسم کی روش کواپناتے ہیں یعنی چمنستان موجود ہے اطراف سرسبز وشاداب اور گل وگلزار بھی ہے مگروہ مکھی غلاظت ہی کا انتخاب کرتی ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ وہ تمام خوبصورت جسم کوچھوڑ کرصرف اسی مقام کا انتخاب کرتی ہے جوزخمی ہوتا ہے جس میں خون وپیپ بھرا ہوتا ہے اسی لئے لوگ اس سے متنفر ہوتے ہیں اوریہ بات کون نہیں جانتا کہ غلیظ ماحول سے تعلق رکھنے والی مکھیاں وبا وبیماری ہی کا ذریعہ بنتی ہیں معلوم ہوا کہ غلیظ اور گھناؤنے ماحول سے وابستہ ہونے والے افراد

اپنے وقار ہی کو مجروح نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی عزت ووقار کے بھی درپے ہوتے ہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ ہم بُرے ماحول اور بری صحبت سے اجتناب کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ﺻﻠﮯ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا o (پ۵، النساء:۱۴۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک اللہ تم پر کتاب میں اتار چکا کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جاتا اور ان کی ہنسی بنائی جاتی ہے تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ اور بات میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو بے شک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔

درس : آیت کریمہ میں ایسی تمام مجالس کی جن میں کتاب الٰہی کا انکار کیا جائے اور اس کی آیتوں کا مذاق اڑایا جائے، شرکت کرنے کی ممانعت کردی گئی ہے لہٰذا جو شخص ایسی مجلسوں میں شرکت کرتا ہے وہ بھی برابر کا شریک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ط وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ o (پ۷، الانعام:۶۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اے سننے والے جب تو انہیں دیکھے جو ہماری آیتوں میں پڑتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے جب تک اور بات میں پڑیں اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

درس : صحبت کا اثر مسلّمہ ہے، انسان اپنے ہمنشین کی عادات، اخلاق اور عقائد سے ضرور متاثر ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان لوگوں کے پاس بیٹھنے سے سختی سے منع فرمایا ہے جن کا رات دن کا مشغلہ اسلام، پیغمبر اسلام اور قرآن حکیم پر طعن وتشنیع کرنا ہے لہٰذا ایسے خطرناک اور بھیانک قسم کے قبیح وشنیع ناسور سے آلودہ مریضوں کی صحبت سے بچو ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس ناپاک مرض میں مبتلا ہو جاؤ، سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا:

اِيَّاكَ وَمَا يَسُوْءُ الْاُذُنَ. ترجمہ: بچ اس بات سے جو کان کو بُری لگے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی الغادیۃ، الحدیث:۱۶۷۰۱، ج۵، ص۶۰۵)

رواہ احمد عن ابی الغادیۃ والطبرانی وابن سعد فی الطبقات والعسکری فی الامثال وابن مندۃ فی المعرفۃ والخطیب فی المؤتلف عن امام الغادیۃ وابو نعیم فی المعرفۃ عن خبیب بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعبداللہ بن احمد فی الزوائد و المعرفتان عن العاص بن عمرو الطفاوی مرسلاً، انظر الفتاویٰ الرضویۃ المجلدالعاشر ص ۱۳

(الفتاوی الرضویۃ جدید، کتاب الحظر والاباحۃ، ج۲۴،ص ۳۱۷)

اور بالخصوص دینی معاملات اور عقائد کے متعلق تو بری صحبت سے اجتناب انتہائی ضروری ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمَرْءُ عَلیٰ دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُ کُمْ مَنْ یُّخَالِلُ. ترجمہ: آدمی اپنے دوست کے دین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔ (المسند لا مام احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرۃ، الحدیث: ۸۴۲۵، ج۳،ص ۲۳۳)

حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ.

ترجمہ: یعنی یہ علم دین ہے پس تم دیکھو کہ تم اپنا دین کس سے حاصل کرتے ہو۔

(صحیح مسلم، مقدمۃ، باب بیان ان الاسناد من الدین... الخ، ص۱۱)

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں کہ منکرانِ تقدیر کے پاس نہ بیٹھو نہ اُنہیں اپنے پاس بٹھاؤ نہ ان سے سلام کلام کی ابتدا کرو۔ (سنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب فی ذراری المشرکین، الحدیث: ۴۷۲۰، ج۴،ص ۳۰۵)

پیارے اسلامی بھائیو! بُری صحبت سے دین ودنیا دونوں تباہ وبرباد ہوجاتے ہیں، بُرے ماحول میں انسان کی عادات اور اطوار بگڑ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی زیادہ ہونے لگتی ہے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری پیاری سنتیں پامال ہونے لگتی ہیں آہستہ آہستہ انسان فسق وفجور کا مجسمہ بن جاتا ہے۔ ایسے شخص کی بیداری شیطان کے لئے باعثِ فرحت و مسرت ہوتی ہے۔ لہٰذا شیطان لعین اس بات کا خواہاں ہوتا ہے کہ ایسا شخص بیدار ہی رہے تا کہ زیادہ سے زیادہ معاشرہ اور اس میں بسنے والے افراد اس کے فسق وفجور کا نشانہ بن سکیں چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

لَا شَیْءَ اَشَدُّ عَلیٰ اِبْلِیْسَ مِنْ نَّوْمِ الْعَاصِیْ فَاِذَا نَامَ الْعَاصِیْ یَقُوْلُ مَتیٰ یَنْتَبِهُ وَیَقُوْمُ حَتّٰی یَعْصِیَ اللّٰهَ.

ترجمہ: یعنی شیطان پر گناہ گار کے سونے سے بڑھ کر کوئی چیز سخت نہیں کہ جب گناہ گار سوتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ کب اُٹھے گا جو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا۔ (کشف المحجوب، باب فی نومہم فی السفر والحضر، ص ۳۹۵)

www.dawateislami.net

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًام بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ o لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ (پ۱۱، التوبۃ:۱۰۷،۱۰۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بے شک جھوٹے ہیں اس مسجد میں تم کبھی کھڑے نہ ہونا۔

درس: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دشمن اُبو عامر جس کے اشارے پر منافقین نے مسجد قبا کے نزدیک مسجد ضرار بنائی، اور مسجد ضرار بنانے کے سبب میں منافقین نے بہت سے حیلے بہانے کیے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ آپ اس مسجد میں نماز پڑھایئے حالانکہ منافقین کے مسجد ضرار بنانے کی غرض وغایت اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے سوا کچھ نہ تھی، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو آگاہ فرمایا کہ اے محبوب یہ منافقین ہیں ان کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز مت پڑھیے اگرچہ یہ لوگ اپنی جھوٹی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے ہزاروں قسمیں بھی اٹھائیں مگر وہ تمام بے سود ہیں کیونکہ یہ صاف جھوٹے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے وہ جگہ جس کا نام مسجد رکھا جائے مگر اس کی تعمیر کا مقصد رضائے الٰہی نہ ہو بلکہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا مقصود ہو مسلمانوں کی اجتماعی اور ملی قوت کو پارہ پارہ کرنا جس کی غرض وغایت ہو تو حقیقت میں وہ مقام مسجد نہیں بلکہ مقامِ ضرار ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجادی جائے۔

پس اچھی اور نیک صحبت حاصل کی جائے خواہ اندرونِ مسجد ہو یا بیرون مسجد اور بری صحبت سے پرہیز کیا جائے، خواہ وہ بیرون مسجد ہو یا اندرون مسجد صرف مسجد کے نام سے دھوکہ نہ کھایا جائے بلکہ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اور غیر کی پہچان کریں یہاں پر ہمارے لئے بہت غور وفکر کا مقام ہے کہ وہ جگہ جس کو مسجد کا نام دیا گیا مگر اس کی تعمیر و بنیاد فتنہ وفساد پر رکھی گئی تو مسلمانوں کو وہاں جانے سے روک دیا گیا بلکہ اس (مسجد ضرار) کو گرادینے کا حکم دیا گیا۔ تو پھر وہ جگہیں وہ مقامات جنہیں سینما ہال، ڈرامہ گاہوں جوا اور شراب کے بدبودار اڈوں کا نام دیا گیا ہو جو مسلمانوں کی قوت ایمانی کو ختم کرنے والی ہوں اور بداعمالی کے مہیب گڑھوں میں پھینکنے والی ہوں تو ایسی جگہوں پر مسلمانوں کا جانا انتہائی نادانی اور اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے حکم کی یقیناً خلاف ورزی ہے۔

عجب تماشا یہ ہے کہ مذکورہ بالا جگہیں نقصان وخسران کا باعث ہیں اور ان کی طرف آمد ورفت عذابِ الٰہی کی طرف پیش

www.dawateislami.net

قدمی ہے مگران کے نام فردوس، جنت محل، گلستان، چمنستان اور کوہِ نور وغیرہ رکھے جاتے ہیں اور مسلمان اپنی اصلی جنت و فردوس کا راستہ چھوڑ کران نقلی جنت وفردوس میں اپنا مال خرچ کر کے جاتے ہیں پھر وہاں پہنچ کر مزید مال برباد کرتے ہیں۔ مسلمانو! تمہاری غیرت کو کیا ہوگیا یہ فردوس و جنت، گلزار و گلستان تو صرف نام کے ہیں اور مسلمانوں کو ایسے جھوٹے اور بناوٹی ناموں سے کیا غرض، یہ سب تو شیطانی اڈے ہیں، جو رحمت خداوندی سے دور کرتے ہیں، لہٰذا اے مسلمانو! اگر بارگاہِ خداوندی سے انعام کے طلبگار ہو تو دھوکا وفریب کے منام سے بیدار ہو کر اچھے ماحول سے وابستہ ہو جاؤ اور اپنی ذات کو نیک اعمال سے گل گلزار کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہیں وہ فردوس عطا کرے گا جس کی لازوال نعمتیں ہمارے انتہائی تصور خوباں سے بھی اعلیٰ اور بالاتر ہیں۔

اچھے دوست کی ہمنشینی سَعادتِ دارین ہے

ابن ابی الدنیا، بیہقی نے شعب الایمان میں، اور ابو نعیم نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی ہے کہ کوئی نہیں مرتا مگر اس کے اہلِ مجلس اس پر پیش کیے جاتے ہیں اگر وہ (مرنے والا) اہلِ ذکر سے ہوتا ہے تو ذکر والے اور اگر کھیل کود والوں میں سے ہوتا ہے تو کھیل کود والے پیش کیے جاتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، مجاہد بن جبر، الحدیث: ۴۱۱۵، ج ۳، ص ۳۲۴)

پیارے اسلامی بھائیو! اس روایت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں نیکوکاروں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے تاکہ جب ہم مرتے وقت اہلِ ذکر کو ملاحظہ کریں تو ہمارے لبوں پر بھی اللہ عزوجل کا ذکر جاری ہو۔

اچھے ہمنشین کی پہچان

حدیث شریف میں ہمیں اچھے دوست کی پہچان بتائی گئی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

''اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (الجامع الصغیر، حرف الخاء، الحدیث: ۴۰۶۳، ص ۲۴۷)

اچھے دوست کی ہمنشینی نہ صرف دنیا میں سودمند ہوتی ہے بلکہ قبر میں بھی نیکوکار کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے ''ابن ابی الدنیا'' نے ''قبور'' میں حضرت عبداللہ بن نافع مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی کہ ایک شخص مدینہ میں انتقال کر گیا تو اسے دفن کر دیا گیا پھر کسی شخص نے اسے خواب میں دیکھا، گویا کہ وہ اہل نار (دوزخ والوں) سے ہے تو اسے اس پر غم ہوا پھر سات یا آٹھ روز کے بعد دوبارہ اسے دیکھا۔ گویا کہ وہ اہلِ جنت سے ہے۔ (خواب دیکھنے والے نے اس سے (یہ معاملہ) پوچھا تو (مرنے والے نے) کہا کہ ہمارے ساتھ نیکوکاروں میں سے ایک مردِ صالح دفن کیا گیا، پس اس نے اپنے پڑوس میں سے چالیس آدمیوں کے لئے سفارش کی، ان (چالیس) میں سے ایک میں بھی تھا۔

(شرح الصدور، باب دفن العبد فی الارض التی خلق منہا، ص ۱۰۲)

ایک حدیث شریف میں فرمایا گیا: بڑوں کی صحبت میں بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکماء سے میل جول رکھو۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۲۴، ج ۲۲، ص ۱۲۵)

www.dawateislami.net

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لئے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو، مگر جب کہ وہ امین ہو کہ امین کے برابر کوئی ہمنشین نہیں اور امین وہی ہے جو اللہ سے ڈرے اور فاجر کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فجور سکھائے گا اور اس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو، اور اپنے کام میں ان سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ (کنز العمال، کتاب الصحبۃ قسم الافعال، باب آداب الصحبۃ، الحدیث: ۲۵۵۶۵، ج۹، ص۷۵۔ شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی فضل السکوت... الخ، الحدیث: ۴۹۹۵، ج۴، ص۲۵۷)

ایک حدیث شریف میں اچھے دوست کی پہچان یہ کرائی گئی کہ "اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھُولے تو یاد دلا دے۔ (الجامع الصغیر، باب حرف الخاء، الحدیث: ۳۹۹۹، ص۲۴۴)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ: "جب ایک شخص دوسرے شخص سے بھائی چارہ کرے تو اس کا نام اور اس کے باپ کا نام پوچھ لے اور یہ کہ وہ کس قبیلہ سے ہے، کہ اس سے محبت زیادہ پائیدار ہوگی۔"

(سنن الترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی اعلام الحب، الحدیث: ۲۴۰۰، ج۴، ص۱۷۶)

بُرے دوست کی ہمنشینی ہلاکتِ دارین ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بُرے مصاحب (ساتھی، ہمنشین) سے بچ کہ تو اسی کے ساتھ پہچانا جائے گا یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست وبرخاست ہوتی ہے، لوگ اسے ویسا ہی جانتے ہیں۔ (کنز العمال، کتاب الصحبۃ، قسم الاقوال، الباب الثالث فی الترھیب عن صحبۃ السوء، الحدیث: ۲۴۸۳۹، ج۹، ص۱۹)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فاجر سے بھائی بندی نہ کر کہ وہ اپنے فعل کو تیرے لئے مزین کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس جیسا ہو جائے اور اپنی بدترین خصلت کو اچھا کر کے دکھائے گا تیرے پاس اس کا آنا جانا عیب اور ننگ ہے اور احمق سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ وہ اپنے کو مشقت میں ڈال دے گا اور تجھے کبھی نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہو گا کہ تجھے نفع پہنچانا چاہے گا مگر ہو گا یہ کہ نقصان پہنچا دے گا۔ اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اور اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے اور کذاب سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ اس کے ساتھ معاشرت تجھے نفع نہیں دے گی تیری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا اور اگر تو سچ بولے گا جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔

(کنز العمال، کتاب الصحبۃ، قسم الافعال، باب فی آداب الصحبۃ، الحدیث: ۲۵۵۷۱، ج۹، ص۷۵)

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے داماد حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا:

كُلُّ اَخٍ وَّ صَاحِبٍ لَمْ تَسْتَفِدْ مِنْهُ فِي دِيْنِكَ خَيْرًا فَانْبِذْ عَنْكَ صُحْبَتَهٗ حَتّٰى تَسْلَمَ. ترجمہ: اے مغیرہ! جس بھائی یا ساتھی کی صحبت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صُحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ وسلامت رہو۔

(کشف المحجوب، باب الصحبۃ وما یتعلق بہا، ص۳۷۴۔ حلیۃ الاولیاء، المغیرۃ بن حبیب، الحدیث: ۸۵۵۵، ج۶، ص۲۶۷)

پیارے اسلامی بھائیو!

حدیث مبارک اور حضرت مالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے قول مبارک سے بخوبی معلوم ہوا کہ بُری صحبت سے بچنا لازم و ضروری ہے بُری صحبت چونکہ ماحول ہی کی پیداوار ہے چنانچہ بُرے ماحول کا بائیکاٹ کرنا بُری صحبت سے اجتناب کرنا ہے۔

خبردار ہو جائیے! کیا آپ غافل ہیں؟ کیا آپ نے اس ایمان سوز اور دلخراش منظر کو نہیں دیکھا؟ اگر نہیں دیکھا تو سُنیئے اور بچئے! کیونکہ مُعاملہ ایمان کا ہے۔

آج کل بعض لوگ لطیفوں کی کیسٹیں اپنے گھروں، دوکانوں اور بازاروں میں بڑے شوق سے بجاتے اور سنتے سناتے ہیں، جب کہ ان میں بعض لطیفے دوسری قباحتوں کے علاوہ کفریہ ہوتے ہیں جن کو سُن کر قہقہے اور ٹھٹھے بلند ہوتے ہیں۔ غیرتِ ایمانی کہاں روپوش ہو گئی کیسٹ بجانے والا مسلمان ہے اور سننے والا یا والے بھی اسلام کے دعویدار ہیں مگر جو کچھ سنا جارہا ہے، وہ سراسر اسلام کے خلاف ہے۔

حالانکہ ایک مسلمان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ وہ اسلام کے خلاف بلند ہونے والی ہر آواز کو معدوم کردے اور اگر اس کی استطاعت نہیں تو زبانی طور پر روکنے کی کوشش اور جدوجہد کرے اور اگر اس پر بھی قدرت نہیں تو ایسے ناپاک اور مردار ماحول سے کلی طور پر اجتناب اور اعراض کرے مگر افسوس صد افسوس بجائے اس کے کہ مسلمان غیر اسلامی آواز و حرکات و سکنات کو معدوم کرتا خود اس کو بلند کیے ہوئے ہے۔

للہ! ایمان کی حفاظت کیجئے ہر بُرے ماحول سے اجتناب کر کے اچھے ماحول سے وابستہ ہو جائیے کہ یہ ایمان کی حفاظت کا بہترین ذریعہ اور دنیا و آخرت کا سرمایہ ہے۔

دعوتِ اسلامی وہ نیک اور پاکیزہ ماحول ہے کہ جو بھی اخلاص کے ساتھ اس کے دامن میں آتا ہے یہ اسے دامن مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم سے وابستہ کر دیتا ہے، دعوتِ اسلامی کے ماحول میں آنے سے گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت اور آخرت کی فکر دامن گیر ہو جاتی ہے باری تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں ایسے ہی ماحول سے وابستہ و پیوستہ کر دے۔ (آمین)

www.dawateislami.net

صُحبت ومجلس کے بارے میں چالیس انمول نگینے

پیارے اسلامی بھائیو!

صحبت کے متعلق مختصر مضمون تحریر ہوا اب آخر میں صحبت کے ساتھ ساتھ مجلس واجتماع کے بارے میں بھی کچھ ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ صحبت اور مجلس دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں کہ جب کسی کی صحبت اپنائے گا تو اس کے ساتھ مجلس ضرور ہوگی، لہٰذا اس سلسلے میں یعنی صحبت ومجلس دونوں کے متعلق یہاں کچھ روایات جمع کی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

﴿۱﴾ بے شک اللہ تعالیٰ صالح مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوسیوں سے سو گھر والوں کی بلاء ومصیبت سے حفاظت فرماتا ہے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث: ۴۰۸۰، ج ۳، ص ۱۲۹)

﴿۲﴾ رضائے الٰہی کے لئے ملاقات کر کیونکہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے ملاقات کی تو ستر ہزار فرشتے اسے منزل تک پہنچانے ساتھ جاتے ہیں۔ (کشف الخفا، حرف الزای، الحدیث: ۱۴۱۱، ج ۱، ص ۳۸۷)

﴿۳﴾ جب تو اپنے بھائی میں تین خصلتیں دیکھے تو اس سے امید رکھ (وہ تین چیزیں یہ ہیں) حیاء، امانت، سچائی اور جب تو (ان تین چیزوں) کو نہ دیکھے تو اس سے امید نہ رکھ۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال، رشدین بن کریب، ج ۴، ص ۶۵۔ کنز العمال، کتاب الصحبۃ، قسم الاقوال، الباب الثانی فی آداب الصحبۃ... الخ، الحدیث: ۲۴۷۵۰، ج ۹، ص ۱۳)

﴿۴﴾ تیرا مصاحب وساتھی نہ ہو مگر مومن اور تیرا کھانا نہ کھائے مگر متقی پرہیزگار۔
(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب من یؤمران یجالس، الحدیث ۴۸۳۲، ج ۴، ص ۳۴۱)

﴿۵﴾ تنہائی بہتر ہے برے ساتھی سے اور اچھا ساتھی بہتر ہے تنہائی سے اور اچھی بات بولنا بہتر ہے خاموشی سے اور خاموشی بہتر ہے بری بات بولنے سے۔ (شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی السکوت عما لا یعنیہ، الحدیث ۴۹۹۳، ج ۴، ص ۲۵۶ تا ۲۵۷)

﴿۶﴾ بہت سے جاہل عابد ہیں اور بہت سے فاجر عالم ہیں پس تم جاہل عابدوں اور فاجر عالموں سے بچو۔
(الکامل فی ضعفاء الرجال، محفوظ بن بحر الانطاکی، ۲۹۶/۱۹۱۷، ج ۸، ص ۱۹۵)

﴿۷﴾ تو بُرے ساتھی سے بچ کیونکہ تو اس کے ساتھ پہچانا جائے گا۔
(کنز العمال، کتاب الصحبۃ، قسم الاقوال، الباب الثالث فی الترھیب عن صحبۃ السوء، الحدیث: ۲۴۸۳۹، ج ۹، ص ۱۹)

﴿۸﴾ تو بُرے ساتھی سے بچ کیونکہ وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے اس کی محبت تجھے فائدہ نہیں پہنچائے گی اور وہ اپنا عہد تجھ سے وفا نہیں کرے گا۔ (فردوس الاخبار، الحدیث: ۱۵۷۳، ج ۱، ص ۲۲۴)

﴿۹﴾ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میرے نزدیک لوگوں میں زیادہ محبوب وہ ہے جو میرے عُیوب مجھ پر پیش کرے۔ (الطبقات الکبری، ذکر استخلاف عمر رحمہ اللہ، ج ۳، ص ۲۲۲)

﴾۱۰﴿ تم ہر عالم کے پاس مت بیٹھو مگر وہ عالم جو تمہیں پانچ (چیزوں) سے پانچ (چیزوں) کی طرف بلائے یعنی

(۱) شک سے یقین کی طرف

(۲) غرور سے تواضع وانکساری کی طرف

(۳) دشمنی سے نصیحت وخیر خواہی کی طرف

(۴) ریاء نمود ونمائش سے اخلاص کی طرف

(۵) خواہش وطلب سے زہد کی طرف یعنی ایسے باعمل عالمِ دین کے پاس بیٹھو۔

(کنز العمال، کتاب الصحبۃ قسم الاقوال، حق المجالس والجلوس، الحدیث: ۲۵۴۳۵، ج ۹، ص ۶۲)

﴾۱۱﴿ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تم علماء کے پاس بیٹھنا اور دانا لوگوں کے کلام کو دھیان سے سننا لازم پکڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ دانائی وحکمت کے نُور سے مُردہ دل کو زندہ کرتا ہے، جیسا کہ مردہ وبنجر زمین کو بارش کے پانی سے زندہ کرتا ہے۔ (منبہات ابن حجر عسقلانی، باب الثنائی، ص ۳)

﴾۱۲﴿ کسی دانا شخص سے مروی ہے کہ تین چیزیں غم وآلام کو دور کر دیتی ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر

(۲) اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی ملاقات

(۳) دانا حضرات کی گفتگو۔

﴾۱۳﴿ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: چار چیزیں دل کی تاریکی سے ہیں۔

(۱) خوب پیٹ بھرا ہونا لاپرواہی کی وجہ سے۔

(۲) ظلم کرنے والوں کی صحبت اختیار کرنا۔

(۳) پچھلے گناہوں کو بھول جانا

(۴) لمبی لمبی امیدیں۔

اور چار چیزیں دل کی روشنی سے ہیں۔

(۱) بھوکے پیٹ ہونا پرہیز وڈر کی وجہ سے

(۲) نیکوکاروں کی صحبت اختیار کرنا۔

(۳) پچھلے گناہوں کو یاد رکھنا۔

(۴) چھوٹی امیدیں۔ (منبہات ابن حجر عسقلانی، باب الرباعی، ص ۳۹ تا ۴۰)

﴾۱۴﴿ ابونعیم نے حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کیا فرمایا کہ جو بندہ زمین کے ٹکڑوں میں سے کسی ٹکڑے پر سجدہ کرتا ہے تو وہ ٹکڑا (حصہ) اس کے لئے قیامت کے دن گواہی دے گا اور وہ اس پر روتا ہے جس دن وہ (بندۂ مومن) مرتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، عطا بن میسرۃ، الحدیث: ۶۹۰۹، ج ۵، ص ۲۲۴)

www.dawateislami.net

﴿۱۵﴾ ابونعیم اور ابن مندہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مُردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ مردہ برے پڑوسی کی وجہ سے تکلیف اٹھاتا ہے، جس طرح زندہ برے پڑوسی کی وجہ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، الحدیث: ۹۰۴۲، ج۶، ص ۳۹۰)

﴿۱۶﴾ حکیم ترمذی، ابن عدی، ابن عساکر اور ابن مندہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب مرتا ہے تو اس کی موت پر قبرستان مزین ہو جاتے ہیں پس نہیں ہے ان قبرستانوں میں سے کوئی جگہ مگر وہ تمنا کرتی ہے کہ وہ مومن اس میں دفن کیا جائے اور جب کافر مرتا ہے تو اس کی موت پر قبرستان تاریک ہو جاتے ہیں پس نہیں ہے ان قبرستانوں میں سے کوئی جگہ مگر وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہے اس بات سے کہ وہ کافر اس میں دفن کیا جائے۔ (شرح الصدور، باب دفن العبد فی الارض التی خلق منہا، ص ۱۰۲)

﴿۱۷﴾ ابن عساکر نے حضرت عبدالرحمٰن محاربی سے روایت کیا فرمایا کہ ایک شخص کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو اس سے کہا گیا کہ تو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (یعنی پورا کلمہ طیبہ) پڑھ تو اس نے کہا کہ میں طاقت نہیں رکھتا (کیونکہ) میں ان لوگوں کا مصاحب ہوتا تھا جو مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تبرا و گالی دینے کا حکم دیتے تھے۔

(شرح الصدور، باب من دنا اجلہ وکیفیۃ الموت وشدتہ، ص ۳۸)

﴿۱۸﴾ حضرت ابن عبید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ عیش پرست اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والوں میں سے دو شخص حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئے تو ان دونوں نے کہا، ہم آپ کو ایک حدیث بتائیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: نہیں (پھر) دونوں نے کہا: ہم آپ کو کتاب اللہ کی ایک آیت سنائیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: نہیں پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: تم دونوں مجھ سے دور ہوتے ہو یا میں (خود) اٹھ جاؤں حضرت ابن عبید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا (یہ سُن کر) وہ دونوں چلے گئے تو کسی شخص نے کہا: اے ابوبکر! (یہ ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت تھی) آپ پر کیا حرج تھا کہ وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک آیت سنا دیتے، آپ نے فرمایا: (میں اس بات سے ڈرا کہ) وہ مجھے ایک آیت سناتے پھر اسے بدل ڈالتے (یعنی معنوی تحریف کر دیتے) اور وہ میرے دل میں ٹھہر جاتی)۔

(سنن الدارمی، المقدمۃ، باب اجتناب اہل الاہواء..الخ، الحدیث ۳۹۷، ج۱، ص ۱۲۰)

﴿۱۹﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں آپ کو سلام بھیجتا ہے (یہ سن کر) آپ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے دین میں نئی بات پیدا کی ہے یعنی بدعت سیئہ کا مرتکب ہوا ہے پس اگر اس نے (دین میں نئی بات) پیدا کی تو اسے سلام نہ پہنچانا۔

(سنن الدارمی، المقدمۃ، باب اجتناب اہل الاہواء..الخ، الحدیث ۳۹۳، ج۱، ص ۱۲۰)

﴿۲۰﴾ اچھے مصاحب (پاس بیٹھنے والے) کی مثال مشک والے جیسی ہے اگر تجھے اس سے کچھ نہ ملے تب بھی خوشبو پہنچے گی اور بُرے مصاحب کی مثال بھٹی والے کی طرح ہے اگر تجھے (اس کی بھٹی کی) سیاہی نہ بھی پہنچے پھر بھی اس

کا دھواں تو پہنچے گا۔(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب من یؤمران یجالس، الحدیث ۴۸۲۹، ج۴، ص۳۴۰)

﴿۲۱﴾ تین چیزیں تیرے لئے تیرے بھائی کی خالص محبت کرنے کا ذریعہ ہیں،

(۱) جب تو اس سے ملے تو اسے سلام کرے

(۲) اور تو اس کے لئے مجلس میں (جگہ) کشادہ کرے۔

(۳) اور تو اسے اس نام سے بلائے جو اسے پیارا ہو۔

(المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ثلاث... الخ، الحدیث ۵۸۷۰، ج۴، ص۵۳۳)

﴿۲۲﴾ حضرت نافع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اہلِ شام میں سے ایک دوست تھا جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خط و کتابت رکھتا تھا چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے لئے خط لکھا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ مسئلہ تقدیر میں تمہیں کچھ کلام (انکار) ہے لہٰذا میرے لئے آئندہ خط نہ لکھنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میری اُمّت میں ایسے لوگ ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے۔ (سنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب لزوم السنۃ، الحدیث: ۴۶۱۳، ج۴، ص۲۷)

﴿۲۳﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا: قدریہ اس امت کے مجوس ہیں، اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرنا اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں شامل نہ ہونا۔

(سنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ، الحدیث ۴۶۹۱، ج۴، ص۲۹۴)

﴿۲۴﴾ کچھ کلمات ہیں جنہیں کوئی اپنی مجلس میں کھڑے ہوتے وقت پڑھتا ہے تو اس کی طرف سے کفارہ ہو جاتے ہیں اور جو ان کلمات کو بھلائی و ذکر کی مجلس میں پڑھتا ہے تو ان کی اس پر مہر لگادی جاتی ہے جیسے کاغذ پر مہر لگائی جاتی ہے۔ (وہ کلمات یہ ہیں)

"سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ"

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج۴، ص۳۴۷)

﴿۲۵﴾ جو لوگ مجلس سے اُٹھ جائیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں، تو وہ ایسے اٹھے جیسے گدھے کی لاش اور وہ (مجلس) ان پر (قیامت کے دن) حسرت (کا باعث) ہوگی۔(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب کراھیۃ ان یقوم الرجل من مجلسہ ولا یذکر اللہ، الحدیث: ۴۸۵۵، ج۴، ص۳۴۷)

﴿۲۶﴾ کوئی شخص کسی قوم کے پاس آئے اور اس کی خوشنودی کے لئے وہ لوگ جگہ میں وسعت کر دیں تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے (اس معنی میں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ایسا کرے یوں نہیں کہ اللہ تعالیٰ پر واجب و ضروری ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور ہر طرح کی محتاجی سے منزہ و مُبرّا ہے) کہ ان کو راضی کرے۔

(کنز العمال، کتاب الصحبۃ، قسم الاقوال، حق المجالس والجلوس، الحدیث ۲۵۳۷۰، ج۹، ص۵۸)

﴿۲۷﴾ کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھے مگر ان کی اجازت سے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ کسی شخص کے

لئے حلال نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے جدائی کرے یعنی ان کے درمیان بیٹھ جائے۔
(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الرجل یجلس بین الرجلین بغیر اذنہما، الحدیث: ۴۸۴۴۔۴۸۴۵، ج ۴، ص ۳۴۴)

﴿۲۸﴾ جب تم بیٹھو تو اپنے جوتے اتار لو تمہارے قدم آرام پائیں گے۔
(کنز العمال، کتاب الصحبۃ، قسم الاقوال، حق المجالس والجلوس، الحدیث: ۲۵۳۹۰، ج ۹، ص ۵۹)

﴿۲۹﴾ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر وہ واپس لوٹ کر آئے (یعنی جب کہ جلد ہی لوٹ آئے) تو اپنی جگہ کا وہی زیادہ مستحق و حقدار ہے۔
(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب اذا قام الرجل من مجلس ثم رجع، الحدیث: ۴۸۵۳، ج ۴، ص ۳۴۶)

﴿۳۰﴾ زیادہ شرف والی بیٹھک وہ ہے جو قبلہ رُخ ہے۔
(المستدرک علی الصحیحین، کتاب الادب، باب اشرف المجالس... الخ، الحدیث: ۷۷۷۸، ج ۵، ص ۳۸۳)

﴿۳۱﴾ بہترین نیکی ہمنشیوں کی تعظیم کرنا ہے۔
(فردوس الاخبار، ذکر فصول اخر فی عبارات شتی، الحدیث ۱۴۳۸، ج ۱، ص ۲۰۷)

﴿۳۲﴾ تم اپنی مجلس کو مجھ پر درود پڑھ کر مزین کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔
(فردوس الاخبار، الحدیث: ۳۱۴۹، ج ۱، ص ۴۲۲)

﴿۳۳﴾ بدترین مجلس راستے کے بازار ہیں اور بہترین مجلس مساجد ہیں پس اگر تو مسجد میں نہ بیٹھے تو اپنے گھر کو لازم کر۔
(کنز العمال، کتاب الصحبۃ، قسم الاقوال، حق المجالس والجلوس، الحدیث ۲۵۴۱۱، ج ۹، ص ۶۰)

﴿۳۴﴾ لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود نہیں پڑھتے تو وہ ان پر حسرت کا باعث ہوگی اگرچہ جنت میں داخل ہو جائیں (درود نہ پڑھنے پر حسرت ہوگی) جس وقت وہ (درود پڑھنے کی) جزا دیکھیں گے۔ (شعب الایمان، باب فی تعظیم النبی واجلالہ وتوقیرہ، الحدیث ۱۵۷۱، ج ۲، ص ۲۱۵)

﴿۳۵﴾ مجلسیں تین ہیں۔ (۱) غانم (۲) سالم (۳) شاجب
غانم وہ مجلس ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو اور سالم وہ مجلس ہے جس میں خاموشی ہو۔ (یعنی بے ہودہ اور خلافِ شرع بات نہ ہو) اور شاجب وہ مجلس ہے جس میں باطل بحثیں ہوں۔
(کنز العمال، کتاب الصحبۃ، قسم الاقوال، حق المجالس والجلوس، الحدیث ۲۵۴۴۶، ج ۹، ص ۶۳)

﴿۳۶﴾ اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ بات اس کو رنج پہنچائے گی۔
(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی التناجی، الحدیث: ۴۸۵۱، ج ۴، ص ۳۴۶)

﴿۳۷﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے جو آتا وہ آخر میں بیٹھ جاتا۔
(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی التحلق، الحدیث: ۴۸۲۵، ج ۴، ص ۳۳۹)

﴿۳۸﴾ مسلمان کا مسلمان پر (یہ) حق ہے کہ جب اسے دیکھے تو اس کے لئے سرک جائے۔ (یعنی مجلس میں آنے والے اسلامی بھائی کے لئے اِدھر اُدھر کچھ سرک کر جگہ بنا دے کہ وہ اس میں بیٹھ جائے۔)

(شعب الایمان، باب فی مقاربۃ...الخ،فصل فی قیام المرء لصاحبہ،الحدیث ۸۹۳۳، ج۶،ص ۴۶۸)

﴿۳۹﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (اس بات سے) منع فرمایا کہ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا دیا جائے اور اس جگہ میں دوسرا بیٹھ جائے البتہ تم سرک جایا کرو اور جگہ کشادہ کر دیا کرو (یعنی بیٹھنے والوں کو چاہیے کہ آنے والے اسلامی بھائی کے لئے سرک جائیں اور اسے بھی جگہ دے دیں تا کہ وہ بھی بیٹھ جائے) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس بات کو) مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور یہ اس کی جگہ پر بیٹھیں۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فعل کمال درجہ کی پرہیز گاری سے تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا دل تو اٹھنے کو نہیں چاہتا تھا مگر محض ان کی خاطر جگہ چھوڑ دی ہو)۔

(صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قیل لکم...الخ، الحدیث ۶۲۷۰، ج۴، ص ۱۷۹)

﴿۴۰﴾ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مدینہ منورہ میں دس سال خدمت کی جب کہ میں لڑکا تھا مگر میرا ہر کام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتا تھا، لیکن جو میں نے کیا اس پر قطعی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُف تک نہ کیا اور نہ یہ فرمایا کہ یہ تم نے کیوں کیا یا ایسے کیوں نہ کیا۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الحلم واخلاق النبی، الحدیث ۴۷۷۴، ج۴، ص ۳۲۴)

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مطبوعہ
۱	صحیح مسلم	دار ابن حزم بیروت
۲	صحیح بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت
۳	سنن ابی داود	دار احیاء التراث العربی بیروت
۴	شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت
۵	المسند للامام احمد بن حنبل	دار الفکر بیروت
۶	کنز العمال	دار الکتب العلمیۃ بیروت
۷	الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت
۸	حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت
۹	کشف الخفاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت
۱۰	فردوس الاخبار	دار الفکر بیروت
۱۱	سنن الدارمی	باب المدینہ کراچی
۱۲	المستدرک	دار المعرفۃ بیروت
۱۳	المعجم الکبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت
۱۴	سنن الترمذی	دار الفکر بیروت
۱۵	المعجم الاوسط	دار الفکر بیروت
۱۶	الکامل فی ضعفاء الرجال	دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net

۱۷	تفسیر خزائن العرفان	ضیاء القرآن کراچی
۱۸	مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	ضیاء القرآن کراچی
۱۹	الترغیب والترہیب	دار الفکر بیروت
۲۰	منبہات ابن حجر عسقلانی	نوری کتب خانہ
۱۲	شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
۲۲	الطبقات الکبریٰ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
۲۳	کشف المحجوب (فارسی)	نوائے وقت پرنٹرز لاہور
۲۴	مکاشفۃ القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
۲۵	مطالع المسرات	نوریہ رضویہ سردار آباد (فیصل آباد)
۲۶	الرسالۃ القشیریۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
۲۷	گلستان سعدی	